

میلاد منانے کا شرعی حکم اور اس کی اہمیت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ لوگوں نے میلاد منانا ضروری سمجھ لیا ہے، نہ منانے والوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں، جبکہ اس کا فرض، واجب ہونا قرآن و حدیث کہیں سے بھی ثابت نہیں ہے؟

جواب

اولاً یہ سمجھ لیجیے کہ میلاد منانا یعنی حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانا اور اس خوشی کے اظہار میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابرکت ذکر، شان و عظمت اور سیرت طیبہ کو بیان کرنے کے لیے محافل کا انعقاد کرنا اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے گلیوں، بازاروں میں چراغاں کرنا، وغیرہ شرعاً جائز، بلکہ باعث اجر و ثواب کام ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور فضل پر خوشی منانے اور اپنی نعمت کا چرچا کرنے کا حکم خود قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت بھی ہیں، عظیم فضل بھی ہیں اور سب سے بڑی نعمت بھی ہیں۔ نیز میلاد مصطفیٰ کا ثبوت بکثرت آیات، احادیث اور سلف صالحین کے عمل سے بھی ہوتا ہے۔ (اس موضوع پر تفصیلی فتاویٰ ”دارالافتاء اہل سنت (دعوت اسلامی)“ کی ویب سائٹ پر موجود ہیں، وہاں سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل و رحمت نصیب ہو، تو اس پر خوشی منانی چاہیے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ (پ 11، سورۃ یونس، آیت 58)

اللہ پاک نعمت دے تو اس کا خوب چرچا کرنا چاہیے، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (پ 30، سورۃ الضحیٰ، آیت 11)

خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا یوم میلاد منایا کرتے تھے، چنانچہ آپ ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے، جب اس کی وجہ دریافت کی گئی، تو فرمایا: ”ذاك يوم ولدت فيه، ويوم بعثت“ اس دن میں میری ولادت ہوئی اور اسی دن میں مبعوث ہوا تھا (اسی کی خوشی اور یاد میں روزہ رکھتا ہوں)۔ (صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 819، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

معلوم ہوا کہ ولادت مبارکہ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور اس دن کو عبادت کے ذریعے یاد کرنا، سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں تک سوال میں مذکور اس بات کا تعلق ہے کہ ”لوگوں نے میلاد منانے کو ضروری سمجھ لیا ہے“ تو یہ دعویٰ ہی سرے سے درست نہیں، کیونکہ اہل سنت کے نزدیک میلاد منانا محض ایک مستحب اور باعثِ ثواب عمل ہے، اس کے فرض، واجب ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جاتا اور عام طور پر عاشقانِ رسول مسلمان بھی اسی نظریہ کے تحت میلاد مناتے ہیں، اسے شرعاً فرض، واجب نہیں سمجھتے۔ لہذا جو یہ دعویٰ کرے کہ میلاد منانے والے اسے شرعاً ضروری سمجھتے ہیں، اس پر دلیل پیش کرنا لازم ہے، بلا دلیل دعویٰ درست نہیں۔ اور جو یہ کہا گیا کہ ”جو شخص میلاد منائے اس پر طعنہ زنی کی جاتی ہے“ یہ بھی حقیقت کے خلاف ہے کہ عموماً طعن و تشنیع، اعتراضات اور بدعت و گمراہی کے فتوے میلاد شریف منانے والوں پر لگائے جاتے ہیں، جبکہ اس کے برخلاف عاشقانِ رسول علمائے کرام اور مبلغین اسلام میلاد کی اصل (اللہ کی نعمت پر خوشی کا اظہار، نعت، شانِ مصطفیٰ کا بیان، درود و سلام پڑھنا، وغیرہ) کو قرآن و سنت اور اسلاف کے عمل سے ثبوت کے طور پر بیان کرتے ہیں اور اسے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اظہار کا ایک بہترین اور عمدہ طریقہ سمجھتے ہوئے اس کی ترغیب دیتے ہیں، جو اچھی نیت سے اس میں شریک ہو وہ ثواب کا حقدار ہے، مگر جو اس کا اہتمام نہ کر سکے، اسے محض اس بنا پر کسی بھی طرح مورد الزام نہیں ٹھہرایا جاتا اور نہ ہی گناہ گار کہا جاتا ہے۔

ہاں! اگر کوئی شخص میلاد منانے کے جواز کا ہی انکار کرے اور اسے ناجائز و حرام اور بدعتِ سیدہ وغیرہ قرار دے، تو اسے علمی طور پر جواب دینا اور اس عملِ خیر کی مشروعیت بیان کرنا، اہل علم کی شرعی ذمہ داری ہے، کیونکہ جس عمل کا جواز شریعتِ مطہرہ کے عمومی دلائل سے ثابت ہو، اسے از خود ناجائز و حرام قرار دینا شرعاً جائز نہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتٍ مَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو، جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ (القرآن الکَرِیم، سورۃ المائدہ، آیت 87)

حاصل یہ کہ سوال میں ذکر کردہ دعویٰ کہ ”لوگ میلاد منانے کو لازم و ضروری سمجھتے ہیں، جب کہ قرآن و سنت میں اس کے وجوب کا ثبوت موجود نہیں“ دعویٰ بلا دلیل، بلکہ خلافِ واقع بات ہے۔ اہل سنت و جماعت کے نزدیک میلاد شریف منانا فقط ایک مستحب اور باعثِ اجر و ثواب عمل ہے، شرعاً واجب و ضروری نہیں، تو پھر قرآن و سنت سے اس کے وجوب کی دلیل کا مطالبہ کرنا، بلا جواز اور علمی اعتبار سے درست نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FSD-10063

تاریخ اجراء: 12 محرم الحرام 1448ھ / 28 جون 2026ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net